

[تاریخ: ۱۸/۰۶/۲۰۲۵]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[صفحہ نمبر: ۷۳۰]

بیوی کی غیر موجودگی میں بھائیوں کے سامنے اکٹھی تین طلاق دینا

سوال

بیوی کی غیر موجودگی میں، شوہر نے اس کے بھائیوں اور والد کے سامنے کہا کہ "میں تمہاری بہن کو تین طلاق دیتا ہوں"۔ کیا اس طرح طلاق ہو جاتی ہے؟
شائستہ باسط، زوجہ باسط اسلم

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

اگر شوہر بیوی کی غیر موجودگی میں بیوی کے بھائیوں اور والد کے سامنے اس طرح طلاق دیتا ہے تو طلاق ہو جائے گی، کیونکہ جب طلاق کا لفظ منہ سے بول دیا جائے یا ہاتھ سے لکھ دیا جائے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ، أَوْ تَكَلَّمَ بِهِ". [صحیح مسلم: ۱۲۷]

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان باتوں سے درگزر فرمایا ہے جو وہ دل میں اپنے آپ سے کریں، جب تک اس پر عمل یا کلام نہ کریں۔“

یعنی جب تک کسی کے دل میں کوئی بات رہتی ہے، تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، لیکن جب زبان پہ آجائے یا عملی طور پر ظاہر ہو جائے تو پھر وہ معتبر ہوتی ہے، اسی طرح طلاق کی بات جب تک دل اور ذہن میں ہو تب تک اس کا کوئی اعتبار نہیں، لیکن جو نہ کوئی واضح طور پر طلاق کا لفظ بول یا لکھ دیتا ہے، تو وہ طلاق ہو جائے گی، اب چاہے وہ بیوی کے سامنے کہے یا بیوی کی عدم موجودگی میں کہے۔ لہذا مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہو چکی ہے، لیکن چونکہ اس نے بیک وقت ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں، اگر اس نے اس سے پہلے کبھی طلاق نہیں دی تو انکی ایک ہی طلاق رجعی واقع ہوئی ہے۔

کیونکہ کتاب و سنت کی رو سے ایک مجلس میں دی گئی بیک وقت تین طلاقیں دینے سے ایک رجعی طلاق ہوتی ہے، بشرطیکہ طلاق دینے کا پہلا یا دوسرا موقع ہو۔ اسکے دلائل حسب ذیل ہیں:

۱۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ". [البقرة: ۲۲۹]

’طلاق دوبار ہے پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے یا بھلے طریقے سے اس کو رخصت کر دیا جائے۔‘

اگر تینوں طلاقیں بیک وقت شمار کر لی جائیں، تو ’روک رکھنے‘ کا مفہوم ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح فرمایا:

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ} [الطلاق: ۱]

’اے نبی! (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو۔‘

اگر تینوں طلاقیں ایک ہی مرتبہ شمار کر لی جائیں، تو پھر خاوندوں کے لیے عدت شمار کرنے اور حساب رکھنے کا کوئی مطلب باقی نہیں رہتا!

۲۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد نبوت، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سالہ دور حکومت میں تین طلاقیں، ایک طلاق کا حکم رکھتی تھیں، لیکن کثرتِ طلاق کی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے اس معاملہ میں جلدی کی جس میں ان کے لیے نرمی اور آسانی تھی، اگر میں اسے نافذ کر دوں تو بہتر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے نافذ کر دیا (صحیح مسلم، الطلاق، ۱۴۷۲) تاہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام تعزیری و انتظامی نوعیت کا تھا، جیسا کہ اس بات کو کئی ایک حنفی اکابرین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ [ملاحظہ ہو: جامع الرموز کتاب الطلاق، ۲/۲۷۷، اور حاشیہ طحاوی علی الدر المختار]

۳۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سیدنا رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں۔ لیکن اس کے بعد بہت افسردہ ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اسے طلاق کس طرح دی تھی؟ عرض کیا: تین مرتبہ۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا: ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں

دی تھیں؟ عرض کیا! ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ ایک ہی طلاق ہوئی ہے اگر تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو۔ راوی حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق انہوں نے رجوع کر کے اپنا گھر آباد کر لیا تھا۔ [مسند احمد: ص ۱۲۳/۴، ت: احمد شاکر]

اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"هذا الحديث نص في المسئلة لا يقبل التأويل". [فتح الباری: ۹/۳۶۲]

یہ حدیث مسئلہ طلاق ثلاثہ کے متعلق ایک فیصلہ کن دلیل کی حیثیت رکھتی ہے جس کی کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی۔ بعض علمائے احناف نے بھی دلائل کے پیش نظر ان احادیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان علما میں مولانا پیر کرم شاہ، مولانا عبدالحلیم قاسمی، مولانا حسین علی واں بھچراں، مولانا احمد الرحمن اسلام آباد اور پروفیسر محمد اکرم ورک سرفہرست ہیں۔ ان کے فتاویٰ کی تفصیل (ایک مجلس میں تین طلاق) نامی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بہر حال ان حقائق کی روشنی میں ایک باغیرت مسلمان کے لیے گنجائش ہے کہ اگر اس نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں تو دورانِ عدت بلا تجدید نکاح رجوع کر سکتا ہے، اور اگر عدت گزر چکی ہے تو بھی تجدید نکاح سے اپنا گھر آباد کر سکتا ہے۔ قرآن و حدیث کا یہی فیصلہ ہے اس کے علاوہ ہمارے ہاں رائج الوقت عائلی قوانین اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی یہی فتویٰ دیا جاتا ہے۔

لہذا مذکورہ شخص نے جو ایک ہی مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں، اگر اس سے پہلے اس نے کبھی طلاق نہیں دی تو انکی ایک طلاق رجعی واقع ہو چکی ہے، اس صورت میں یہ عدت کے اندر اندر رجوع کر کے گھر کو آباد کر سکتے ہیں، لیکن اگر عدت گزر گئی ہے تو پھر نئے سرے سے نکاح کرنا ضروری ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

مفتیان کرام

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

سیدہ رحیم

فضیلۃ الشیخ محمد ادریس اثری حفظہ اللہ

مدرسہ اسلامیہ

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

سیدہ رحیم



فضيلة الشيخ ابو عدنان محمد منير قمر حفظه الله

فضيلة الشيخ عبد الحنان سامر ودی حفظه الله

فضيلة الدكتور عبد الرحمن يوسف مدني حفظه الله

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ
ULAMA FATWA COUNCIL

لَجْنَةُ
الْعُلَمَاءِ
لِلْإِفْتَاءِ